السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ذکرِولادتِ رسول کے وقت جو مجلسِ مولد میں کھڑے ہوجاتے ہیں، تو یہ کھڑا ہونا باایں اعتقاد کہ رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک وہاں تشریف لاتی ہے اور آنحضرت ﷺ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں، شرع میں کیا حکم رکھتا ہے اور بے اعتقاد اس امر کے کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قیام وقتِ ذکرِولادت کے بغیر اس اعتقاد کے بدعت ہے اور ساتھ اس اعتقاد کے شرک ہے۔ اس واسطے کہ اوپر گزرا کہ صفت حاضر وناظر ہونے کی ہر جگہ میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی میں پائی نہیں جاتی ہے۔ جائے غور ہے کہ اگر مثلاً سو جگہوں میں ایک وقت خاص میں مجلس مولود کی ہو تو کس طرح اسی وقت خاص میں ہر جگہ روح آپ کی تشریف لائے گی؟

قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے کتاب ''تحفة القضاة'' میں فرمایا ہے:

''وما یفعله الجهال علی رأس کل حول، فی شهر ربیع الأول، لیس بشیء، ویقومون عند ذکر مولده ﷺ، ویزعمون أن أن روحه ﷺ تجیء، فزعمهم باطل، لم هذا الاعتقاد شرک، وقد منع الأئمة الأربعة عن مثل هذا'' انتهی

''جہلا ہر سال ربیع الاول کے مہینے کے ابتدائی حصے میں جو کچھ کرتے تھے ہیں، ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ لوگ آپ ﷺ کی میلاد کی محفل کے وقت کھڑے ہوتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی روح تشریف لاتی ہے، تو ان کا یہ گمان باطل ہے، بلکہ یہ اعتقاد شرک ہے۔ ائمہ اربعہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔''

اور قاضی نصیر الدین نے ''طریقة السلف'' میں لکھا ہے:

''وقد أحدث بعض جهال المشایخ أمورا کثیرة، لا نجد لها أثرا فی کتاب، ولا فی سنة، منها القیام عند ذکر ولادة سید الأنام، علیه التحیة والسلام۔'' انتهی

''بعض جاہل مشائخ نے بہت سی ایسی چیزیں ایجاد کر رکھی ہیں، جن کی کوئی دلیل کتاب وسنت میں نہیں ہے۔ ان میں سے ایک سید الانام ﷺ کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام ہے۔''

اور سیرت شامی میں مذکور ہے:

''جرت عادة کثیر من المحبین إذا سمعوا بذکر وصفه ﷺ أن یقوموا تعظیما له ﷺ، وهذا القیام بدعة لا أصل لها۔'' انتهی (سبل الهدیٰ والرشاد لمحمد بن یوسف الشامی ۱/ ۳۴۴)
''محبانِ رسول ﷺ کے اندر یہ عادت عام ہوگئی ہے کہ وہ جب بھی آپ ﷺ کے ذکرِ ولادت کی محفل منعقد کرتے ہیں تو وہ آپ ﷺ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ یہ قیام بدعت ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔''
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 95

محدث فتویٰ